زرتشت ازم کے شعائر، رسوم اور روایات: اسلامی تناظر میں اجمالی جائزہ

Rituals, Symbols and Traditions of Zoroastrianism; An overview y from Islamic perspective

*ڈاکٹر زاہد لطیف

**ڈاکٹر ریاض احمد سعید

Abstract

Zoroastrianism is an ancient Iranian religion founded by an Iranian Prophet and scholar Zoroaster. It is claimed by some foremost scholars that this is the most ancient religion of the world which influenced the other major religions of the world like, Judaism, Christianity and Islam. The main source to know the Zoroastrianism is Avesta, Denkart and Bundahishn (sacred books) from which we know the terminologies and traditions of this religion. Main two spirits are Ahura mazda (god of pleasure and goodness) and Ahriman (god of evil) and seven more main spirits which are called as angels are Amesha spentas which show the actual spirit and direction of this ancient religion. Some of the concepts and traditions are same which exists in Islam but with different names and features, like prayers and matters after death, heaven and hell. In this article, main focus is on tradition and terminologies of this ancient religion to know its actual spirit to get the basic information and main themes for initial reader of this religion from Islamic theological perspective. No doubt, Zoroastrianism is one the amended religions exist on earth yet because of the similarity of various rituals with Islam. However, Zoroastrianism is being considered revealed religion and Zoroaster as true prophet of Allah.

Keywords: Rituals, Symbols, Traditions, Zoroastrianism, overview, Islamic Perspective.

*Assistant Professor, Islamic Studies, Engineering University, Lahore

** Lecturer, Islamic Studies, NUML , Islamabad

زرتشت ازم کا شمار دنیا کے قدیم ترین مذاہب میں ہوتا ہے۔ جسکے دور کا حقیقی تعین کرنا اہل تحقیق کیلئے کسی بڑے چیلنج سے کم نہیں رہا۔ بعض مذاہب کے سکالرز تو زرتشت کو ایک افسانوی کردار سے زیادہ نہیں سمجھتے رہے اور بعض کے خیال میں زرتشت اللہ کے برگزیدہ انبیاء میں سے ایک تھے جو وسط ایشیا کے علاقہ توران مین میڈیا[1] سے تعلق رکھتے تھے۔ اگرچہ اس مذہب کے متبعین کا کہنا ہے کہ یہودیت عیسایئت اور اسلام نے زرتشت مت کا ہی اثر قبول کیا۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ مجوسیت کے کئی رسوم ورواج اور نظریات الہامی مذاہب سے ملتے جلتے ہیں مثلاً احوال جنت، جہنم، پل صراط، تصور نماز اور طریقہ نماز وغیرہ۔ اس مذہب کا نمایاں ترین وصف اخلاقیات کی تعمیر و تشکیل پر زور اور فعالیت و عملیت تھا جس کو بعد میں اسکے پیروکاروں نے دیگر انبیا کی تعلیمات کی طرح درست سے غلط میں بدل دیا۔ شاید یہی وجہ ہے اس مذہب کے بارے میں الہامی مذہب ہونے کی رائے اب تک موجود ہے زجبکہ بعض سکالرز اسے اہل کتاب میں شامل کرتے ہیں جو کہ جمہور سکالرز کے نزدیک درست رائے نہیں ہے۔ مختصر یہ کہ موجودہ زرتشت ازم فقط رسوم ورواج کا ہی مذہب معلوم ہوتا ہے جبکہ عملی طور پر یہ اپنی افادیت کھو چکا ہے۔ کچھ روایات ایسی ہیں جن پر ایک زرتشتی کو سختی سے کاربند رہنا پڑتا ہے ذیل میں اسکا حال اس تحقیقی مقالہ میں پیش کیا جاتا ہے۔ تاکہ اس مذہب کے حقیقی تعلیمات اور ثعائر کو سمجھنے میں آسانی رہے۔

ناوجوت(Navjote): ناوجوت کے معنی اتباع مذہب کی ابتدا ہے یہ ایک ایسی تقریب ہے جس میں ایک زرتشتی بچے کو (سدھرے) پہنایا جاتا ہے۔ اس تقریب سے پہلے بچے کو "نہان" کرنا پڑتا ہے جو ایک مقدس غسل ہے اس کا مقصد ظاہری طہارت کا حصول ہے۔ ناوجوت کی تقریب سے قبل بچے کو نیرانک (یعنی بیل کا پیشاب) پلایا جاتا ہے اور اس سے مقصود اندرونی طہارت ہے۔ ناوجوت سے قبل بچے کو انار کا پتہ بھی چبانے کو دیا جاتا ہے کیونکہ اس سے روح کے لافانی ہونے کا پیغام

ملتا ہے۔بچے کو پادری مقدس کمر بند یا چادر پہناتا ہے جس سے اظہار روحانی طاقتوں اور عظمت و نیکی کا بچے میں منتقل کرنا ہے۔ناوجوت یا نَوجوت کے بعد بچہ اپنی زندگی کے نئے دور میں داخل ہوتا ہے جو اخلاقی و روحانی زینہ کا کام دیتا ہے۔ناوجوت میں بچہ مزدائی مذہب میں داخلے کا اور ایمان و عقائد اپنانے کا کھلا اظہار کرتا ہے[2]۔یعنی یہ عمل زرتشت ازم میں داخلے کا بنیادی ذریعہ تصور کیا جاتا ہے۔

سدھرے(Sudreh): یہ سفید کپڑے سے بنایا جاتا ہے جو پاکیزگی کی علامت اور مزدائیت کا علامتی نشان ہے۔سدھرے مادیت و روحانیت کے امتزاج کی علامت بھی خیال کیا جاتا ہے۔سدھرے کا اہم ترین حصہ ایک بیگ ہے جو (کیشے کیفرے) کہلاتا ہے یہ اصل میں اس بات کا علامتی اظہار ہے کہ اس میں نیکیوں کو داخل کرنا اور اگلی زندگی کے لئے کامیابی کا سامان جمع کرنا ہے۔ سدھرے براہ راست جسم سے منسلک کیا جاتا ہے اس لئے کہ جسم دیگر نجاستوں کے ساتھ ساتھ حرارت بھی خارج کرتا ہے اور سدھرے اس کو جذب کرتا ہے۔[3]یہ اسلامی شعائر احرام سے ظاہری طور پر مشابہت رکھتا ہے لیکن حقیقی طور پر اس سے بہت مختلف ہے۔

کُستی(Kusti): کستی اصل میں اس سمت کا اظہار ہے جس کی طرف زرتشتی کو رخ کرنا چاہئے اور یہ سمت روشنی اور سچائی ہے کستی بھیڑ کے بالوں سے بنائی جاتی ہے جو معصومیت کا علامتی استعارہ ہے۔ کستی دستی کھڈی پر 72 دھاگوں سے بنی جاتی ہے یہ جسم کے وسط میں باندھی جاتی ہے جو اعمال کرنے کے لئے جدت کے اصول اپنانے کا اظہار ہے۔ کستی کی چار گرہیں چار باتوں کا اظہار ہیں:

1: آہورامزدا (خدا) صرف ایک ہے اور بے مثل ہے۔　2: زرتشت آہورامزدا کا پیغمبر ہے۔

3: مزدا کا مذہب اصل میں آہورامزدا کا ہی کلام ہے۔

4: ہر شخص فکر و عمل اور تکلم میں بہترین اور صالح ہونا چاہئے۔

کستی بنیادی طور پر بندگیٔ خدا کا مستقل استعارہ ہے۔زرتشت ازم میں کستی کو پہننا لازم ہے یہ اس لئے

ہے کہ یہ شخصیت کی تعمیر و ترقی میں بنیادی کردار ادا کرتی ہے۔یہ رسم پشدادی خاندان کے بادشاہ جمشید کے دور حکومت میں شروع ہوئی جس کو زرتشت نے برقرار رکھا۔ایک زرتشتی کیلئے یہ گناہ تصور کیاجاتاہے کہ وہ اس کے بغیر زندگی گزارے۔کستی کو اتارنے سے پہلے زرتشتی کو اپنے بدنی اعضاء دھونا لازم ہے جسے پادیاب کہتے ہیں۔[4]اس عمل کو ظاہری طور غسل احرام سے تشبہ دے جاسکتی ہے۔

آگ(Fire): زرتشت ازم میں تخلیقات خداوندی میں سے سب سے زیادہ شاندار اور مفید اظہار آگ ہے۔اوستہ میں آگ کو آہورامزدا کا بیٹا کہا گیاہے۔ایک زرتشتی صبح اٹھتے ہی کپڑے پہن کر ہاتھ دھو کر ایندھن کسی جلانے والی چیزیں ڈال کر آگ جلاتاہے۔ مخصوص عبادات سرانجام دینے کے بعد آگ کو ایک مخصوص مقام پر نصب کردیاجاتاہے۔آگ کے تین درجات شمار کیے جاتے ہیں:

1: آتش بہرام۔　2: آتش ادران۔　3:آتش دادغہ۔

مزید برآں زرتشت ازم میں آتش بہرام کو نصب کرنے کے 16 مختلف طریقے ہیں جبکہ ادران کے چار اور دادغہ کا صرف ایک طریقہ ہے۔اونچے اور نمایاں مقام پر ایک ایسا پادری(زرتشت ازم کا مذہبی رہنما)آتش بہرام کو نصب کرتاہے جس نے تمام تقریب کی نگرانی کی ہو یا پھر شریک تقریب کوئی بھی ایسا کرسکتاہے۔آگ نصب کرنے سے پہلے ایک زرتشتی آہورامزدا کی عبادت کرتا ہے جو آہورامزدا کی علامت ہے۔آگ میں مردوں کو جلانا گناہ شمار ہوتاہے۔زرتشتی روایات اور رسومات کی ادائیگی، بالخصوص آگ، سے مقصود ماحول کو پاک کرنا دوسرا مقصود مقدس ارواح کی رحمتوں کو سمیٹنا اور تیسرا مقصود آہورامزدا کی نعمتوں کا شکرادا کرنا جو اس نے انسانیت پر کی ہیں۔بنیادی ترین رسومات یازشنی، وسپرڈ، اور ویندادادہیں۔

یہ تقریبات جسم وروح کے اعتبار سے پاکیزہ ترین سمجھے جانے والے پیشوا سرانجام دیتے ہیں۔ اس کے متعلق مشہور سکالر ارواد موتافرم رتن شاہ Ervad Ratansha,Motafram لکھتے ہیں[5]:

"یہ تقریبات مندر (معبد) کے ایک مخصوص کردہ مقام پر سرانجام دی جاتی ہیں جنہیں "اُرو" کہا جاتا ہے ان کا ایک دوسرا نام "پاؤ محل" بھی ہے۔ پاو سے مراد پاکیزہ ہے۔ ان تقریبات کے لوازمات میں سے کھانے پینے کی معدنی چیزیں، سبزیاں اور جانوروں کی مختلف اشیاء رکھی جاتی ہیں جن سے مقصود آہورامزدا کی مختلف تخلیقات کا اظہار ہے"۔[6] مزید بتایا گیا ہے کہ ؛آگ کا وجود بطور ایک زندہ نوع کے سمجھا جاتا ہے جبکہ موبد یا مذہبی پیشوا اسے آتش پادشاہ (بادشاہ) کہتے ہیں یاسنا میں مذکور ہے کہ زرتشت اسے آہورامزدا کا ہاتھ ،ایجنسی، معاون، مددگار اور خدا کا ہاتھ جیسے لفظوں سے یاد کرتے ہیں۔

یازاشنی، وسپرڈ اور وینڈیداد (Yazashne,Vispered and Vandidad):

یازاشنی نامی اس تقریب کو "ہوما" کے جوس اور پتوں سے سرانجام دیا جاتا ہے۔ جبکہ وسپرڈ نامی رسم تقریب موسمی تہوار "گاہمبر" کے موقعہ پر ہوتی ہے۔ اور وینڈیداد رات بارہ بجے کے بعد سرانجام دی جاتی ہے کیونکہ بدروحیں تاریک اندھیروں میں ہی اثرانداز ہوتی ہیں۔

باج:(Bāj): باج ایسی مذہبی دعا ہے جو مقدس روحوں کے اکرام میں پڑھی جاتی ہے جنہیں " ایمشا سپنٹاز" اور " یازاتاز" (یعنی محافظ روحیں) کہا جاتا ہے انہی کو فراواشیش بھی کہتے ہیں۔ یہ دعا زرتشتیوں کو بدروحوں سے بچاتی ہے۔

افرنگان(Afringaan): افرنگان دعائے رحمت کی تقریب ہے جسے دو یا بعض اوقات ایک پیشوا بھی سرانجام دیتا ہے۔ اس موقعہ پر پھل، پھول، پانی، دودھ اور صندل کی لکڑی رکھی جاتی ہے۔ اس کا مقصد روحوں کو دعا اور ایصال ثواب پہچانا ہے۔

فروکھشی(Farokhshi): فروکھشی بھی افرنگان کی ہی مانند ایک سادہ تقریب ہے۔ جس میں پیشوایان مذہب کھانے پینے کی مختلف اشیا کے ساتھ دعا کے لیے بیٹھتے ہیں۔ اس کا بنیادی مقصد بھی روحوں کو دعا اور ایصال ثواب پہچانے کے لیے کوشش کرنا ہے۔

سَتُم(Stum) : سٹم ایک ایسی دعا ہے جو مقدس روحوں کی تعریف و توصیف پر مبنی ہے۔ زرتشت ازم میں روحوں کی زندگی کا تصور موجود ہے لہذا اس کا بنیادی مقصد روحوں کے بندے درجات کے لیے دعا کرنا ہے۔

جشن(Jashan): اس اہم ترین دعا کو ایک یا دو پیشوا مل کر اس دعائیہ تقریب کو دیگر زرتشتیوں کے ساتھ ملکر سرانجام دیتے ہیں۔[7] مردہ کی روح کو شر انگریز اور برے اثرات سے محفوظ رکھنے کیلئے موت کے بعد کی تقریبات کا اہتمام کیا جاتا ہے زرتشتی تعلیمات کے مطابق مردہ کی روح 3 روز تک گردونواح میں بھٹکتی رہتی ہے، سروش (فرشتہ، روح) جو مردوں کا دنیا و آخرت میں محافظ ہے وہ اسکی روح کو ایک لطیف و نورانی پوشاک میں لپیٹ لیتا ہے جو چوتھے دن اگلے جہاں تک سفر کیلئے اسکا رہنما ہوتا ہے، جبکہ فراوردگان یا ایام مکتاد وہ دس دن ہیں جو زرتشتی کیلنڈر کے اختتامی دس دن ہوتے ہیں ان دس ایام میں محافظ روحیں (فراورش، فرشتے) زمین پر گھومتے پھرتے ہیں اور لوگوں کے اعمال کو شرف قبولیت بخشتے ہیں۔ زرتشتیت میں آہورامزدا جسکے معنی خدائے قادر مطلق ہے۔ زرتشتی صنمیات میں اسے مجسم خیر کے طور پر ظاہر کیا جاتا ہے۔ جبکہ آہورامزدا کا تصور روشنی میں منسلک ظاہر کیا جاتا ہے جو انسانی آنکھ سے نہیں دیکھا جا سکتا اور جو تمام تر تخلیقات کا خالق ہے۔[8]

امیشا سپنٹاز(Amesha Spentas): زرتشت ازم کی معروف سکالر ڈاکٹر میری بوائس امیشا سپنٹا کی سات خدائی صفات کا تزکرہ یوں کرتی ہیں۔ امیشا سپنٹاز کا تصور زرتشیت میں بڑا ہی بنیادی اہمیت کا حامل ہے۔ جسکے معنی لافانی رحیم و کریم صفات ہیں جو کہ سات ہیں۔

1: آہورامزدا　　2: واہومانا　　3: آشاواہستہ　　4: کھشتراورایا

5: سپنٹا آرمائتی　　6: ہورواتات　　7: امریتات

زرتشت ازم پر سب سے پہلا ضخیم ترین کام کرنے والی مصنفہ میری بوائس[9] اس حوالے

سے رقم راز ہیں: "انہیں آہورامزدا کی صفات کہا جاتا ہے۔ یہ ایمیشا سپنٹاز تمام تر انسانیت، جانور، آگ، دھاتیں، زمین، پانی اور نباتات پر حکمرانی کرتی ہیں۔ زرتشتی عقیدہ میں ان صفات یا ارواح کو الگ سے خدا نہیں خیال کیا جاتا بلکہ یہ آہورامزدا کی فکر، الفاظ اور اعمال کا اظہار ہیں اور اہورامزدا کو ان کا باپ اور خالق کے طور پر جانا جا سکتا ہے"۔[10] پروفیسر مظہر الدین صدیقی نے اوستائے آخر کی روشنی میں زرتشت مت میں خدا کی وحدانیت اور اسکی صفات کے بگڑے ہوئے تصور پر نقد کرتے ہوئے لکھا ہے کہ: "اسمیں کوئی شک نہیں کہ متنشی عہد میں جن دیوتاوں کا زور تھا یاشت کی نظمیں انہی کے نام سے معنون کر دی گیئں، نہ صرف ایمیشا سپنٹاز بلکہ خود آہورامزدا کی حیثیت ثانوی ہو کر رہ گئ۔ زردشت کی وحدانیت اب اس حد تک بگڑ گئی کہ خود آہورامزدا فرشتوں کی عبادت کرتا"۔[11]

یزاتا(Yazata): اسی طرح زرتشیت میں یزاتاؤں کا تصور پایا جاتا ہے جسکے معنی ہیں مقدس و محترم۔ یزاتاؤں کو گنا نہیں جا سکتا، یہ لا محدود ہیں اور درجہ بندی میں یہ ایمیشا سپنٹاز کے بعد سب سے زیادہ مقدس و محترم خیال کی جاتی ہیں۔ یزاتائیں بھی بالترتیب روحانی اور مادی ہیں۔ روحانی کو خیر و نیکی سے مجسم خیال کیا جاتا ہے جبکہ مادی تمام مادی کائنات و تخلیقات پر نگران و ذمہ دار بنائی گئی ہیں"۔[12]

فراواشی(فرشتے):(Fravashi): اس سے محافظ روحیں مراد ہیں جو ایمیشا سپنٹاز اور یزاتاؤں سے الگ و منفرد صفات کی حامل ہیں اور یہ تمام تر تخلیقات میں پھیلی ہوئی ہیں۔ ہر شخص یا نفس کے ساتھ ایک فراواشی منسلک ہے مگر روح و فراورشی کا تصور الگ الگ ہے۔ زرتشتی تعلیمات کے مطابق موت کے بعد روح اپنے اعمال کے لیے قابل مؤاخذہ ہو گی جو کچھ اس نے دنیا میں کئے۔ جبکہ فراواشی کا تعلق روح کے ساتھ نگران و محافظ کا ہے جو زندگی کے پرخطر سمندر میں ساتھ ساتھ ہے۔

فراواشی کی درجہ بندی دو طرح سے کی جا سکتی ہے:

1: ایک وہ جو زندگی کے اختتام کے ساتھ ہی روانہ ہو گئیں۔　　2: جو ابھی پیدا نہیں ہوئیں۔

فراوشیوں کا کام آسمان کو قائم رکھنا، پانی، زمین، مویشی، رحم مادر میں بچہ کے اعضاء کی تشکیل و تعمیر، زندگی میں تحریک کے بنیادی عوامل کار فرما کرنا انہیں بالعموم ایام فراور دگان کے دوران یا زرتشتی کیلنڈر کے آخری دس ایام میں پکارا جاتا ہے (مدد طلب کی جاتی ہے)۔[13] مزید یہ کہ فراوشی کا عقیدہ تصور آخرت سے منسلک ہے۔ مظہر الدین صدیقی مزید لکھتے ہیں۔: اس عقیدہ کے معنی ہیں کہ ہر انسان کی روح ابد سے موجود ہے۔ مرنے کے بعد یہ روح باقی رہتی ہے اور ارضی روح سے مل جاتی ہے۔ زندگی کے دوران یہ روح نگہبانی کرتی ہے۔ مرنے کے بعد روح کو جزاو سزا دی جاتی ہے اور انسان کو بہشت یا دوزخ مین بھیج دیا جاتا ہے۔[14] اس طرح گویا معلوم ہوتا ہے کہ زرتشت تناسخ ارواح کے قائل نہ تھے۔ کیونکہ گاتھائیں اس تصور سے خالی ہیں۔ اور ویسے بھی جزااور سزا کا نظریہ فطری طور پر دوبارہ حیات ارضی کی طرف واپسی کارد کرتا ہے۔ لیکن وقت کے ساتھ ساتھ یہ عقیدہ جو اصل میں ہندو عقیدہ تھا اب کسی نہ کسے طرح زرتشت ازم میں بھی شامل ہو چکا ہے۔

ارواح بد۔ دیوا، دروج: (Daeva,Daruj): دیو یا اور دروج ارواح شر ہیں جو انسانیت کو راہ راست سے بھٹکاتی ہیں۔ یہ تین معنوں میں مستعمل ہیں:

1۔ غیر مرئی ارواح جو امیشا سپنٹاز اور یزاتاؤں کے خلاف عمل درآمد کرتی ہیں۔

2۔ چور ڈاکو، گناہگار، قاتل سب کو دیوا یا دروج سے نسبت دی جاتی ہے۔

3۔ آدمی میں پائی جانے والی صفات بد جیسے کہ غصہ، حسد، لالچ وغیرہ بھی۔

دروج نسوش جدید زرتشیت میں بیماریاں اور ان کے نہ ختم ہونے والے جراثیموں کے لیے بولا جاتا ہے۔ اسی طرح دیویانسی کی اصطلاح کئی خداؤں اور بتوں کی پرستش کے حوالے سے بولی جاتی ہے۔ دیویانسی بنیادی طور پر عقائد باطلہ اور توہمات پر مشتمل ہے جو عقائد صحیحہ اور تقدیس و تعظیم کے حقیقی تصور کے برعکس ہو۔

دیویانسیاں کئی اقسام کی ہیں۔

1۔ مظاہر فطرت مثلاً گرج، چمک، طوفان، پتھر، درخت اور جانوروں کی بوجہ خوف پوجا۔ فرضی خداؤں کی پوجا، اس تصور کے ساتھ کہ وہ آسمان، سورج، چاند، ہوا، آگ، پانی، انکی تصاویر بنانا اور معبدوں میں نصب کرنا[15] ڈاکٹر ڈرسٹیٹر[16] زرتشت مت کے مشہور ناقد اور اوستہ و وینڈیداد کے مشہور مفسر گزرے ہیں دروج کے تصور پر وینڈیداد کے مقدمہ میں لکھتے ہیں۔ "ناپاکی یا دروج کے انسان میں داخلہ کا بنیادی سبب موت ہے۔ کیونکہ موت شر کی فتح سمجھا جاتا ہے آدمی مرتا ہے تو روح فورا جسم سے نکل جاتی ہے اب دروج ناسو یعنی ناپاک روح فورا جہنم سے نکل کر مردہ جسم میں آداخل ہوتی ہے اور جو کوئی بھی اس جسم کو چھوئے گا ناپاک ہو جائے گا۔ دروج مردہ جسم سے سگ دید کے زریعے نکالی جاتی ہے۔ یعنی ایک ایسے کتے کی روئیت سے جو چار آنکھوں والا یا پھر سفید کتا ہو اور پیلے کانوں والا ہو۔ جو نہی یہ کتا میت کے قریب آتا ہے تو دروج اڑتی ہوئی واپس جہنم میں جا داخل ہوتی ہے۔ اس عقیدہ کی رو سے دروج مکھی کی شکل میں اہرمن کے نام پر لا کر میت کے قریب چھوڑی جاتی ہے تا کہ وہ اس پر قابض ہو جائے"۔[17]

تصور مزدیانسی:(Mazdayansi): مزدیانسی اس عقیدہ کا واشگاف اور برملا اظہار ہے کہ خدائے مطلق، قادر مطلق آہورامزدا واحد خالق کائنات، مدبر کائنات اور محافظ کائنات ہے جو ابدی قوانین اس کائنات میں جاری کیے ہوئے ہے۔ آہورامزدا کی تعلیمات کی سب سے اول سماعت کرنے والا گیومرد(Gayomard) تھا، جو پشدادی نظم حکومت کا پہلا خود مختار حکمران تھا جو قدیم ایران کا حاکم تھا۔ اس نے آہورامزدا کے احکامات کو سماعت کیا اور مزدایانسی مذہب کو قبول کیا۔ گیومرد کے بعد مزدیانسی مذہب کو قبول کرنے والے حکمرانوں میں ہوسانگ، طہورث، جمشید، فریدون، منوچہر، کیقباد، کیکاؤس، کیل ہوراسپ اور مقدس روحانی پیشوا ہوم اس عقیدہ پر ایمان لا کر تبلیغ و اشاعت

کرتے رہے اور دیویانسیوں کی مزاحمتی قوتوں کا سامنا کرتے رہے۔آخری و حتمی پیشوا جس نے مزدیانسیت کو تقویت فراہم کی وہ زرتشت ہے جنہوں نے مزدیانسیت کے قدم مضبوط کیے اور انکی تعلیمات دیویانسیت (باطل نظریات) کے خلاف زوردار دھچکا ثابت ہوئیں۔[18] لہذیہ کہا جاسکتا ہے کہ زرتشت عقیدہ مزدیانسیت کا بانی نہیں بلکہ اہم ترین پیغمبر شمار کیا جاتا ہے۔

آشا(Asha): زرتشت مت میں آشا بنیادی طور پر کائنات کے نظام فطرت میں اس نظم و ترتیب کا نام ہے جسکے تحت کائنات کا نظام درست طریقے سے جاری وساری ہے۔ مثلاً سورج کا طلوع و غروب، چاند کا گھٹنا بڑھنا، دن ورات کا آنا جانا اور دیگر موسمیاتی سائیکل۔ زرتشت ازم کے معروف ماہر پروفیسر مان جی ڈھلہ[19] نے یاسنا کے حوالے سے آشا کی وضاحت یوں کی ہے: "زرتشت آہورامزدا کو آشا کا باپ کہتے ہیں جس نے آشا کو اپنی دانشمندی سے تخلیق کیا۔آشا آہورامزدا کی اکلوتی خواہش وآرزو ہے جو اسکی تنظیم ساز بھی ہے اور وہ آہورامزدا اور واہومانا کے ساتھ ایک ہی قالب میں رہتی ہے جسکو ایک صفت اعلی واہشتہ عطا کی گئی ہے جسکے معنی بہترین کے ہیں۔آشا ایک مرکزی کردار ہے جو گاتھاوں میں مرکوز ہے قدیم ایرانی پہلوی زبان میں اسے Arta یا Arita (ارتا،اریتا) کہا جاتا تھا جو کہ ویدوں میں رتا کے طور پر ملتا ہے۔دوسرے لفظوں میں آشا آہورامزدا کی عظمت وراستی کا نام ہے جس سے نظام زندگی جاری وساری ہے۔"[20]

اسی طرح یاسنا کے باب 44 میں یہ بات اس طرح مذکور ہے کہ: "آہورامزدا سے زرتشت پوچھتے ہیں کہ آشا کا باپ کون ہے۔؟ کائنات پر حکمرانی کرنے والا قالب کہ جس نے سورج چاند ستاروں کا نظام مقرر کر رکھا ہے۔؟ زمین کو گرنے سے کون تھامے ہوئے ہے۔پانی پتوں ہواوں بادلوں کو حسن ترتیب سے کون چلا رہا ہے تو آہورامزدا بتاتے ہیں کہ یہ سب نظم اس (آہورامزدا) کی عظمت سے بذریعہ آشا جاری وساری ہے"۔[21] مزید یہ کہ زرتشت بھی بذریعہ آشا مدد کے طلب گار

نظر آتے ہیں حتیٰ کہ آہورامزداد و جہانوں میں لوگوں کو بذریعہ آشا ہی انعام واکرام سے نوازے گا۔[22]

آشوئی:(Ashoi): آشوئی بنیادی طور پر آشا کے قوانین کا روزمرہ زندگی میں مرئی اظہار کا نام ہے۔ آشوئی نیکی و خیر پر مبنی تمام قوانین کا نام ہے مگر اسے بالخصوص طہارت و پاکیزگی کے تصور سے منسلک کیا جاتا ہے جیسے جسمانی و روحانی طہارت۔ ڈاکٹر جارج فٹ[23] کی فاضلانہ رائے کے مطابق :"زرتشیت بنیادی طور پر طہارت و پاکیزگی پر بہت زور دیتی ہے یہ آدمی کی پیدائش سے ہی لازم ہے بلکہ طہارت کو ہی مزدیانسی مذہب کہا جاتا ہے کیونکہ جسمانی، فکری ماحولیاتی طہارت ہی روح کو بلند و پاکیزہ بناتی ہے، جسم کی ظاہری صفائی کیساتھ غذا کا مکمل و عمدہ ہونا اور عادات وطور طریقوں کا بھی بہت پاک ہونا شامل ہے۔ جبکہ روح کی طہارت یہ ہے کہ انسان لالچ، غصہ، جذباتیت، غرور حسد کے جذبات سے مکمل مجتنب رہے، یہ 6 صفات بالعموم روح کی دشمن خیال کی جاتی ہیں۔ طہارت و پاکیزگی کی رسومات میں پادیاب اور برشنوم حصول طہارت کی اعلیٰ ترین رسومات ہیں"۔[24]

یاسنا کے مطالعہ سے آشی یا اشوئی کا ایسا تقدس اور مقدر ہونا مذکور ہے جو اہل ایمان کو انعام کی صورت میں بہشت میں داخل کرتے ہوئے عطا کیا جائیگا، گویا زرتشتی معادیات (Eschatology) میں آشی اہل جنت کے لیے انعام واکرام کی ایک صورت بھی ہے۔[25]

زرتشت مذہب کی بنیادی ترین تعلیم:

1: ہوماتا (Humata) حسن فکر　　2: ہوکھاتا (Hukhta) حسن کلام

3: ہوراشتہ (Hvarashta) حسن اعمال۔ اعمال صالحہ

زرتشتی مذہب کے مطابق اہم ترین حسن فکر ہے اس لیے کہ فکر کا اظہار کلام سے اور پھر کلام کا اظہار اعمال سے ہوتا ہے۔ زرتشت کو خوش کرنے کے لیے بنیادی چیز اعمال صالحہ ہیں۔[26]

مذہب زرتشت انسان سے اس بات کا متقاضی ہے کہ ایک زرتشتی کو ہاتھ پاؤں، ذہن و

فکر کو مستعد اور تیار رکھنا چاہیے اعمال صالحہ کی صحیح اور بروقت ادائیگی، نماز کی بہترین قسم یہ ہے کہ جو آدمی کو جسمانی، ذہنی اور روحانی طور پر بالکل ٹھیک رکھے۔اور آدمی اپنی طاقت وبساط کی حد تک اپنے گردو پیش کو بھی اس نہج پر رکھنے کی کوشش کرے۔نماز کی حقیقی صورت یہ ہے کہ انسان اسے پوری لگن، خلوص دل اور گہری روحانی فکر کی تسکین کے ساتھ ادا کرے جسکا حصول دل ودماغ اور نفس کا سکون واعتماد جو راہ راست کی طرف راہنمائی کرے۔

طریقت(Tariqat): اسی طرح طریقت ایک اصطلاح ہے جو عربوں سے زرتشتیوں نے مستعار لی جس سے مراد روزمرہ زندگی کا مذہبی تعلیمات سے باہم جڑا ہوا ہونا۔طریقت انسان کو جسم ودماغ پر کنٹرول کرنے اور زندگی منظم بنانے اور اپنے اعلیٰ ترین تصورات کو ذہن ودماغ پر اسی طرح منقش کرنے پر معاون ہوتی ہے۔جیسے لوہار کی ہتھوڑی لوہے کو اپنی مرضی کے مطابق ڈھال لیتی ہے۔ زرتشتیوں اہم طریقتیں یہ ہیں:

1: آشم واہو کی تلاوت کرنا صبح اٹھنے کے بعد۔
2: جسم کے کھلے حصوں کو دھونا۔
3: کستی باندھتے یا کھولتے وقت دعا پڑھنا۔
4: کھانا کھانے اوقات میں خاموش رہنا۔
5: حوائج ضروریہ کے وقت مختصر دعاؤں کا ورد۔
6: خدا کے لیے اضافی وقت کھانا۔

طریقت کے انداز واطوار حقیقی مذہبی اور اخلاقی زندگی کیلئے مشعل راہ کا کام دیتے ہیں۔[27] زرتشیت میں انسان خدا کی معجزانہ اور بے مثل مخلوق قرار دیا گیا ہے اس لیے کہ وہ سوچ، سمجھ کی صلاحیتوں اور اپنی اعلیٰ مہارتوں کے باعث اسکی تمام مخلوقات پر حکمرانی کا اہل ہے۔

موت وبہشت کے مراحل(Dyana) : زرتشتیت کے عقیدہ کے مطابق نیک آدمی کی روح چوتھے روز ایک خوبصورت اور کنواری لڑکی کی صورت کا سامنا کرتی ہے جس کو اوستہ میں ڈاینا یا ڈیانا کہا گیا ہے جس کی سانسوں سے بھی مہک کی لپٹیں آرہی ہوں گی اور اس شخص کو پل انتخاب کی طرف

رہنمائی کرے گی اور پار کرائے گی۔ جبکہ ایک گناہگار و بدکار کا معاملہ اس سے بالکل مختلف ہو گا۔[28]

چنیوات کا پل(Chin vat bridge) : چنیوات کا پل ہی اصل میں انتخاب کا پل ہے جو کسی لوہے یا لکڑی سے تعمیر نہیں کیا گیا بلکہ اس سے گزرتے ہوے جنت تک پہنچنا ہے یا پھر جہنم میں گرنا ہے۔ بہشت کے چار مراتب بیان کیے گیے ہیں۔ ہوماتا یعنی ستارے کا گھر۔ ہوکھاتا یعنی چاند کا مرکز۔ ہوراشتہ یعنی سورج کا مقام۔ انگرارا وچاو یعنی لا محدود روشنی یا نغمات کا گھر۔

جس شخص کی نیکیاں برائیوں سے کم ہو گئیں اسکا مقام دوزخ ہے اسکے بھی چار مراتب ہیں: دشمتا(Dushmata)۔ دوزختا(Duzukhta)۔ دزوراشتا(Duzvarashta)۔ انا گراہ تماہ(Anagra temah) لا محدود تاریکی اور جسکی نیکیاں برائیاں برابر ہوئیں اسے ہمستگاں(Hamistagan) نامی مقام پر ٹھہرایا جائے گا جہاں نہ خوشی ہو گی نہ غم"۔[29]

رستاخیز:(Ristakhez): رستاخیز کا معنی مردوں کا جی اٹھنا ہے زرتشت مت کے مطابق ایک وقت آئے گا جب ساوشیانت کی مدد سے بعث اموات ہو گا۔ ساوشیانت اس مذہب میں ایک روحانی عظیم پیشوا ہے جسکا ظہور آخری ایام میں ہو گا وہی انسانیت کا آخری نجات دہندہ قرار پائے گا اور نیکوکاروں کو آخری محاسبہ کے بعد لافانیت کی زندگی عطا کی جائے گی۔[30]

فراش گاد۔(Frashgad): فراش گاد کے معنی عمل تجدید کے ہیں زرتشت مت ایک ایسے وقت کی پیشگوئی کرتا ہے جب یہ دنیا مکمل طور پر نئی بنا دی جائیگی۔ اس نئی دنیا میں فنا زوال اور تباہی نہ ہو گی بلکہ اپنی اصل کے اعتبار سے بالکل نئی، مسلسل رہنے والی، مائل بہ تجدید ہو گی۔[31]

تن پاسن(Tan-i-Pasan): نئی دنیا اور نئی حیات میں تجدید کا آخری عظیم مرحلہ جس پر انسانیت کو موت، بڑھاپے اور بیماری سے بالکل مبرا کر دیا جائیگا اسی مرحلہ کو تن پاسن یا آخری جسمانی حالت کہا جاتا ہے۔[32]

محرمات سے نکاح Next kin Marriage: زرتشت مت کے زوال کے بنیادی اسباب میں سے ایک حیران کن اور غیر فطری تصور محرمات سے نکاح ہے جسے نا صرف مستحسن بلکہ بے حد فائدہ مند اور خیر و پاکیزگی کے حصول کا ذریعہ سمجھا گیا ہے۔ساسانی ادوار کے اواخر اور اسلام کی آمد کے وقت نکاح کی یہ عمومی صورت مستعمل تھی۔پہلوی زبان میں اس کیلئے دو اصطلاحات عام طور پر استعمال ہوتی ہیں۔ایک خیوتک داس(khevtuk-das) جبکہ دوسری(Xwedodah) ہے دونوں کے مفاہیم سے عموماً یہی مراد لیا جاتا ہے۔گوہیٹے نشاط اپنی شہرت یافتہ تصنیف women in Iran میں اس کی توضیح یوں کرتی ہے:"ساسانی مذاہب کے متون میں اسکی تفہیم یوں ملتی ہے کہ والدین یا ورثاء حقیقی سے نکاح۔ڈین کارٹ جو گاتھاوں کی بنیاد پر اخروی ساسانی ایام اور ابتدائی اسلامی ادوار میں مرتب ہوئی اس میں زرتشت کا عمل یوں مذکور ہے کہ اس نے اپنی بیٹی پوروکاسٹ سے نکاح کر رکھا تھا جس نے زرتشت کی وفات کے بعد گماسپ سے شادی کر لی مگر ابتدائی متون اور گاتھایئں تو صرف اسی قدر بتاتی ہیں کہ زرتشت نے اپنی بیٹی گماسپ سے ہی بیاہی تھی۔مذہبی پیشواؤوں نے اس نکاح کی یہ کہتے ہوئے حوصلہ افزائی کی کہ تخلیق کا عمل اسی سے مستحکم ہوتا ہے۔ جب گیو مرد (Geomard) زرتشتی روایات کے مطابق زمین پر انسان اول اترا اور اسکا مادہ تخلیق جونہی زمین پر گرا تو ایک مرد اور ایک عورت نے جنم لیا جو کہ بہن بھائی تھے جن سے تمام انسانیت نے اب تک جنم لیا۔پارسی پیشوا خاندان کے اندر ہی شادی پر زور دیتے ہوئے کہتے ہیں کہ ایسے نکاح سے بھرپور طاقت و قوت کے حامل مرد اور اعلیٰ صفات کی حامل عورتیں جنم لیتی ہیں اور ایسے جوڑے بکثرت بچے جننے کے اہل ہوتے ہیں اور اسی صورت میں ہی ایک نسل خالص اور پاکیزہ رہ سکتی ہے"۔[33]

انسایکلوپیڈیا ایرانیکا کا مقالہ نگار اس موضوع پر بحث کرتے ہوئے اس تصور نکاح کی تمام ممکنہ تعبیرات بیان کرتا ہے، زرتشت مت میں وسطی ایران کے پہلوی متون میں موجود(Xwedodah)

کی اصطلاح ایسے ازدواجی جوڑوں کیلئے مستعمل تھی جس سے مراد باپ اور بیٹی کا نکاح، ماں کا بیٹے سے، بھائی کا بہن سے، اسی کوNext kin marriageاورClose kin marriage کہا جاتا ہے اور اسے اعلیٰ پاکیزگی کے حصول کے اعمال میں سے ایک گردانا جاتا ہے جبکہ اوستہ میں موجود اصطلاح میں اسکا یہی حتمی مفہوم ہرگز واضح نہیں جہاں تکXwedodah کی روایت کا تعلق ہے تو اسکا وجود ساسانی دور ایران میں یا اس سے پہلے شاہی خاندانوں یا شرفاء میں بالعموم پایا جاتا تھا جبکہ ساسانی ادوار کے بعد اس سے مراد اندرون خاندان نکاح مراد لیا جاتا تھا یعنی کزن میرج۔ جیسا کہ زرتشت مت کے مشہور عالم اور مصنف ڈرمسٹیٹر نے لکھا ہے کہ ایک پارسی کے لیے یہ بہت ہی دشوار تھا کہ وہ خاندان سے باہر نکاح کرے وہ مزید لکھتا ہے کہ 1800 اور 1900 کے درمیان لکھی جانے والی معروف اور مستند کتب کے تاریخی حوالہ جات ایسے کسی بھی صریح نکاح کی خبر زیادہ تر نہیں دیتے بلکہ بہت قلیل مستند مصنفین نے اس سے محرمات سے نکاح مراد لیا ہے جہاں تک محرمات سے نکاح کی اس صورت کو زرتشت مت کی مذہبی روایات کے تناظر میں دیکھا جائے تو اسکے کئی صریحا شواہد ملتے ہیں۔

زروان ازم(Zarwanism) پارسیوں میں ایک پایا جانے والا ایک مسلک ہے جو تخلیق کے نظریات عموماً پیش کرتا ہے جس کے مطابق آہورامزدا کا اپنی ماں سے ازدواجی تعلق قائم کرنا ملتا ہے جس سے سورج، کتے، سور گدھے اور دیگر کئی جانوروں نے جنم لیا عرب روایات میں ایک شامی مسیحی عرب ابو قرۃ کا تذکرہ ملتا ہے جس نے اپنی ایک تصنیف مجوس میں یوں لکھا ہے :

"کہ کہا جاتا ہے کہ زروان (تخلیق کائنات کا اصلی اور حقیقی ذمہ دار و وجود مختار) جو ایک بیوی رکھتا تھا نے شیطان کے کہنے پر آہورامزدا نے اپنی ماں سے نکاح کا حکم دیا جس نے سورج کو جنم دیا اور پھر چاند کو اپنی بہن سے ازدواجی تعلق کے بعد جنم دیا جس سے انسانیت کے لیے وہ اسے شاندار رول ماڈل بنانا چاہتا تھا۔ پہلوی روایات کے مطابق نکاح کے تین انداز یہ تھے۔ باپ اور بیٹی کا۔ جیسے

کہ آہورامزدا اور سپینڈر میڈا نے گیومرد کا جنم دیا اور دوسرا بیٹے اور ماں کا جس سے بہن اور بھائی پیدا ہوں جیسا کہ سپینڈر میڈا اور گیومرد نے ماسی اور ماسیانی کو جنم دیا اور تیسرا بہن اور بھائی کا تعلق جن سے کئی بہنوں اور بھائیوں نے جنم لیا۔آہورامزدا نے یہ تینوں انداز زرتشت کو وضاحت کرتے ہوئے بتلائے اور اس کے کثیر فوائد ذکر کئے اور یہ بھی کہ یہ عمل مذہب کے تمام اعمال میں افضل ہے لہذا جب خود زرتشت پیدا ہوا اس نے ان تمام احوال کی وضاحت خود اپنے فعل اور عمل سے پیش کر کے بتائی اور انسانیت کے لیے عمدہ نمونہ پیش کیا"۔[34]

زرتشت مت کی رسومات اور اعتقادات کے طائرانہ جائزہ سے یہ بات مترشح ہوتی ہے کہ دیگر انبیاء سابقین کی مبنی بر حقیقت روشن تعلیمات کی مانند زرتشت کی تعلیمات ورسومات مرور زمانہ کے ساتھ گہنا گئیں مجوسیت کے گرد دیومالائی، عجیب وغریب اور مافوق الفطرت عناصر کا ایک طومار ہے تعلیمات زرتشت اور مقدس کتب کا معاملہ بھی اس حد تک خلط ملط ہوا کہ ایک محقق کے لئے یہ معلوم کرنا سخت ترین اور دشوار امر ہے کہ آیا زند اوستہ کوئی الگ مقدس مصحف ہے یا اوستہ کی تفسیر۔پروہتوں اور دستور جیوں کی تفاسیر کا متون سے اسقدر اختلاط ہوا کہ کچھ بھی بالتصریح کہنا بعید از قیاس ہے۔زرتشت کے نام کے تلفظ، زمانہ وعرصہ تبلیغ مقام پیدائش اور زمانہ پیدائش سب اسقدر مختلف فیہ ہے کہ کئی محققین اسی وجہ سے زرتشت کو کوئی واہمہ ہی قرار دیتے ہیں اور معاملات نکاح میں زرتشت مت کے کئی پیروکار اسکی تاویلات اور تشریحات کرتے ہوئے اس سے کزن میرج مراد لیتے ہیں نہ کہ محرمات سے نکاح۔ مگر زرتشت آہورامزدا اور زروان کے اعمال کے سامنے بے بس ہیں اور کوئی بھی ٹھوس جواب دینے سے قاصر ہیں۔

محرمات ابدیہ سے نکاح اسلامی اور دیگر الہامی تعلیمات کے بالکل خلاف ہے اور اللہ کی حدود کو صریحا پامال کرنے مترادف ہے۔قرآن مجید نے اسے پوری صراحت سے بیان فرمایا ہے:

حُرِّمَتْ عَلَيْكُمْ أُمَّهَاتُكُمْ وَبَنَاتُكُمْ وَأَخَوَاتُكُمْ وَعَمَّاتُكُمْ وَخَالَاتُكُمْ وَبَنَاتُ الْأَخِ وَبَنَاتُ الْأُخْتِ وَأُمَّهَاتُكُمُ اللَّاتِي أَرْضَعْنَكُمْ وَأَخَوَاتُكُم مِّنَ الرَّضَاعَةِ وَأُمَّهَاتُ نِسَائِكُمْ وَرَبَائِبُكُمُ اللَّاتِي فِي حُجُورِكُم مِّن نِّسَائِكُمُ اللَّاتِي دَخَلْتُم بِهِنَّ فَإِن لَّمْ تَكُونُوا دَخَلْتُم بِهِنَّ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ وَحَلَائِلُ أَبْنَائِكُمُ الَّذِينَ مِنْ أَصْلَابِكُمْ وَأَن تَجْمَعُوا بَيْنَ الْأُخْتَيْنِ إِلَّا مَا قَدْ سَلَفَ إِنَّ اللَّهَ كَانَ غَفُورًا رَّحِيمًا[35]

"تم پر تمہاری مائیں اور بیٹیاں اور بہنیں اور پھوپھیاں اور خالائیں اور بھتیجیاں اور بھانجیاں اور جن ماؤں نے تمہیں دودھ پلایا اور تمہاری دودھ شریک بہنیں اور تمہاری عورتوں کی مائیں اور ان کی بیٹیاں جنہوں نے تمہاری گود میں پرورش پائی ہے ان بیویوں کی لڑکیاں جن سے تمہار تعلق زن و شو ہو چکا ہے اور اگر تعلق زن و شو نہ ہوا ہو تو تم پر اس نکاح میں کچھ گناہ نہیں اور تمہارے بیٹوں کی عورتیں جو تمہاری پشت سے ہیں یہ سب عورتیں تم پر حرام ہیں اور دو بہنوں کو (ایک نکاح میں) اکھٹا کرنا حرام ہے مگر جو پہلے ہو چکا بے شک اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔"

اس آیت مبارکہ کی تشریح کرتے ہوئے معروف سکالر جاوید احمد غامدے لکھتے ہیں۔"ماں ،بیٹی، بہن، پھوپھی، خالہ، بھانجی اور بھتیجی، یہی وہ سات رشتے ہیں جن کی قرابت اپنے اندر فی الواقع اس نوعیت کا تقدس رکھتی ہے کہ اس میں جنسی رغبت کا شائبہ بھی ہو تو اسے فطرت صالحہ کسی طرح برداشت نہیں کر سکتی۔ اس میں شبہ نہیں کہ یہ تقدس ہی درحقیقت تمدن کی بنیاد، تہذیب کی روح اور خاندان کی تشکیل کے لیے رأفت ورحمت کے بے لوث جذبات کا منبع ہے۔ اللہ تعالیٰ چاہتے ہیں کہ ماں کے لیے بیٹے، بیٹی کے لیے باپ، بہن کے لیے بھائی، پھوپھی کے لیے بھتیجے، خالہ کے لیے بھانجے، بھانجی کے لیے ماموں اور بھتیجی کے لیے چچا کی نگاہ جنس و شہوت کی ہر آلائش سے پاک رہے اور عقل شہادت دیتی ہے کہ ان رشتوں میں اس نوعیت کا علاقہ شرف انسانی کا ہادم اور شرم وحیا کے اس پاکیزہ

احساس کے بالکل منافی ہے جو انسانوں اور جانوروں میں وجہ امتیاز ہے"[36]

اسلام اس مسئلے میں اتنا حساس ہے کہ جس طرح نسب سے نکاح کو حرام قرار دیا اسی طرح رضاعت سے بھی نکاح کو حرام قرار دیا ہے۔اس حوالے سے رسول اللہ ﷺ کا ارشاد مبارک ہے؛

يحرم من الرضاعة ما يحرم من الولادة [37]

"ہر وہ رشتہ جو ولادت کے تعلق سے حرام ہے، رضاعت سے بھی حرام ہو جاتا ہے۔"

زرتشت کا خدا آہورامزدا اولا ایک بڑے محور اور دائرہ میں مضبوط و مجسم صورت میں آسمانوں پر ظاہر ہوا۔ جسکا جسم روشنی و عظمت آنکھیں چاند و سورج ہیں۔ جو نہی یہ مذہب پیغمبروں سے نکل کر سیاستدانوں کے ہاتھوں آیا تو یہی عظیم المرتبت خدا خدائے واحد کی بجائے کئی معاون دیویوں اور دیوتاوں کے ساتھ ظاہر ہوا جو قوت کے مختلف مظاہر سے منسوب ہوئیں۔ مثلا پانی سورج ہوا بارش آگ اور چاند وغیرہ مگر یہ زرتشت کی زبردست کامیابی تھی کی اس نے ان تمام مظاہر پر خدا کو واحد حاکم اور مختار کل قوت کے طور پر لوگوں میں متعارف کروایا جسکا تزکرہ وہ خود اپنی گاتھاوں میں کرتا ہے۔ زرتشت مت میں اسقدر اختلاف، روایات میں تنوع اور تغیر پر نقد اور تبصرہ ول ڈیورانٹ نے کیا ہے جو کہ علم الملل اور تہذیب کے مشہور عالم ہیں۔ لکھتے ہیں۔

“This I ask thee, tell me truly, O .Ahura Mazda. Who determined the paths of moon and sun and stars? Who is it by whom moon wakes and wane……………….. who, from below, sustained the earth and firmament from falling-who sustained the waters and plants-who yoked swiftness with the winds and clouds-who, Ahura Mazda, called forth the Good Mind”.[38]

”تو یہی وہ حقیقت ہے جسکے آشکار کئے جانے کا میں تم سے سوال کرتا ہوں اے آہورامزدا۔ وہ کون ہے کہ جس نے سورج چاند ستاروں کے مدار و محور مقرر کیے؟ کس کے امر و حکم سے چاند روشن و منور ہوتا ہے اور زائل ہوتا ہے؟ کون ہے جس نے زمین کو مستحکم کیا اور گرنے سے روکے

رکھا ہے؟ پانی اور نباتات کو استحکام و دوام کون بخشتا ہے؟ تیز و تند بادلوں اور ہواوں کو کون کھینچ لاتا ہے؟ کون ہے وہ آہورامزدا کون ہے؟۔۔۔وہی تو ہے جو دانش کل ہے۔"

زرتشت نے تو گویا صفات خدا سات متعین کیں جو کہ روشنی۔ذہن کل، کامل، مختار کل، رحیم و کریم، اعلیٰ ذات اور لافانیت ہیں۔اسکے پیروکاروں نے ان سات صفات کو سات ارواح قرار دے دیا جو اسکے ساتھ مِلکر نظام فطرت چلاتی تھیں اور اس طرح یہ لوگ شرک کے مرتکب ہوئے۔اس طرح گویا زرتشت مت کئی ان گنت خرابیوں کا مرقع بن گیا۔ صحیح، خالص اور حقیقی تعلیمات کو انسانی آویزشوں سے محفوظ نہ رکھا جاسکا بالکل اسی طرح کی جیسے دیگر انبیا کی تعلیمات کو اپنی زاتی مقاصد اور فوائد کی خاطر مذہبی اجارہ دار ہر دور میں تبدیل کرتے آئے۔ لہذا اللہ کی آخری الہامی اور سچی کتاب قرآن مجید نے زرتشت ازم کے تصور ثنویت (دو خداوں کا تصور) پر یوں نقد کیا ہے۔

لَوۡ كَانَ فِيهِمَا آلِهَةٌ إِلَّا اللَّهُ لَفَسَدَتَا فَسُبۡحَانَ اللَّهِ رَبِّ الۡعَرۡشِ عَمَّا يَصِفُونَ[39]

"اگر ان دونوں (زمین و آسمان) میں اللہ کے سوا اور معبود ہوتے تو دونوں خراب ہو جاتے سو اللہ عرش کا مالک ان باتوں سے پاک ہے جو یہ بیان کرتے ہیں۔"

جبکہ رسول اللہ ﷺ نے دین اسلام کو ہی دین فطرت قرار دیا کہ بچہ پیدا ہوتے وقت مسلمان پیدا ہوتا اس کے والدین ان اور ماحول اسے کسی دوسرے مذہب پر ڈال دیتا ہے۔

مَا مِنۡ مَوۡلُودٍ إِلَّا يُولَدُ عَلَى الفِطۡرَةِ، فَأَبَوَاهُ يُهَوِّدَانِهِ أَوۡ يُنَصِّرَانِهِ، أَوۡ يُمَجِّسَانِهِ[40]

"رسول اللہ ﷺ نے فرمایا؛ ہر بچہ اپنی فطرت (توحید) پر پیدا ہوتا ہے۔اس کے والدین (بیرونی عوامل) اسے یہودی، نصرانی اور مجوسے (زرتشت) بنا دیتا ہے"۔

بے شک اسلام ہی دین فطرت ہے. تھوڑی سی تحقیق کریں تو پتا چلتا ہے کہ فطرت کا لفظ

سب سے پہلے قرآن نے ہی استعمال کیا ہے۔ فطرت کے ایک بنیادی تقاضا تربیت بھی ہے کہ انسانوں کی تربیت اس طور پر کی جائے کہ انسانی تخلیق کا جو مقصدہ یعنی خالق کی مکمل اطاعت وہ پورا ہو جائے اس کیلئے انبیاء و رسل آتے رہے اور انسانوں کو اصل یعنی فطرت کی طرف بلاتے رہے۔ تمام خدائی مذاہب میں توحید، رسالت، آخرت، عبادات، اخلاقیات، معاملات کے ساتھ ساتھ حیا، باوقار لباس اور محرمات کا احترام ہمیشہ مسلم رہا ہے۔

نتائج البحث:

زرتشت مت کے جائزہ و مطالعہ سے یہ بات عیاں ہوتی ہے مذہب زرتشت کی بہت سی باتیں اسلامی اصول و ضوابط سے مماثل ہیں جیسا کہ عمل و کردار کی طہارت و پاکیزگی پر اصرار۔ پندار گفتار اور کردار کی نیکی کا خوبصورت اصول بلاشبہ اسلام کے اعلیٰ اصول اخلاقیات سے شاندار موافقت رکھتا ہے اگرچہ ان اصولوں کے اطلاق کی کئی غیر مناسب اور ناقابل عمل صورتوں کا معاملہ بھی اسی طرح ہے جیسا کہ دیگر انبیا کی تعلیمات میں تبدیلی اور تحریف کا ہے۔ جیسا کہ اوپر مذکور ہے کہ پاکیزہ اور صالح اولاد کا حصول ان کے ہاں نکاح سے ممکن ہے پاکیزگی کا مقرر کردہ یہ معیار خود ساختہ اور دنیا کے کسی بھی اصول اخلاقیات سے متصادم ہے۔ زرتشت مت کی تعلیمات میں اس قدر اضطراب کا باعث بلاشبہ اس مذہب کے قرون اخریٰ کے متبعین ہی ہیں جو بدلتے ہوئے حالات کے باعث مذہب میں ترامیم کے مرتکب ہوتے رہے۔ اس طرح یہ کہا جا سکتا ہے کہ مذہب ذرتشت اپنے اندر بے شمار خوبیاں سموئے ہوئے ہیں مگر اس کے ماننے والوں نے مرور زمانہ کے ساتھ اس میں بے شمار تحریفات کر لئے ہیں جس سے اس کا اصل حسن اور اخلاق ماند پڑھ گیا ہے۔ لہذا انسانیت کے اخلاقی اصلاح و تربیت کے لئے اسلام کے اعلیٰ اخلاقی اقدار کو اپنانا ہو گا جو کہ الہامی اور ناقابل تبدیل ہیں۔

مصادر مراجع و حواشی

[1] توران مین میڈیا: ماضی کا ماوراء النہر جو صدیوں وسیع تر ''خراسان'' یا ''توران'' میں شامل رہا۔ ان دنوں ازبکستان، تاجکستان، قازاقستان، کرغیزستان وغیرہ میں بٹا ہوا ہے جبکہ آمو دریا کے ساتھ ساتھ ماوراء النہر کا کچھ علاقہ ترکمانستان میں شامل ہے۔ یہ تقسیم روسیوں نے یہاں اپنے استعماری دور (1864ء تا 1991ء) میں کی تھی۔

[2] William Jackson (ed.) J. Jāmāspāsa, *A Short Treatise on the Navjot Ceremony: Compiled into English from the Original Zoroastrian Scriptures(* Columbia University Press: 1928), 27.

[3] Modi , Jivanji Jamshedji, *The Religious Ceremonies and Customs of the Parsees* (Bombay: British India Press, 2nd ed., 1937), 33.

[4] J. K. Choksy and F. M. Kotwal, "KUSTĪG," *Encyclopedia Iranica*, online edition, 2014, available at http*://www.iranicaonline.org/articles/kustig* (accessed; 10/3/2018.

[5] ارواد موتافرم رتن شاہ(Ervad Ratansha, Motafram)ایک مشہور سکالر ہیں جو زرتشیت پر کئی کتب اور آرٹیکلز کے مصنف ہیں انکی مشہور زمانہ کتاب(A History of Ancient Iran) ممبئی سے شائع ہو چکی ہے.

[6] Ervad Ratansha, Motafram, *200 Short question and answer on Zoroastrianism* (Bombay: Trustees of Pārsi Punchāyet Funds, 1984), 54.

[7] S.A. Nigosian, *The Zoroastrian faith. Tradition and Modern research*(Montreal: McGill queens University Press, 1993), 77, 79.

[8] Rose Jenny, *Zoroastrianism: An* introduction.(London: IB Tauris Publication , 2010), 251.

[9] میری بوائس: اس کی کتاب تین جلدیں لندن سے شائع ہو چکی ہے۔ زرتشت مت پر سب سے پہلا ضخیم ترین کام کرنے والی عالمی شہرت یافتہ مصنفہ ہیں، زرتشت مت میں معتبر سمجھی جاتی ہیں۔ یونیورسٹی آف لندن میں ایرانیئن سٹڈیز کی پروفیسر ہیں۔

[10] M. Boyce, A *History of Zoroastrianism*, Vol. I, 2nd ed. (London: Leiden University Press ,1989),

[11] صدیقی، مظہر الدین، اسلام اور مذاہب عالم، تقابلی مطالعہ، ادارہ ثقافت اسلامیہ، 2 کلب روڈ، لاہور، 1999ء، ص 44

[12] H. W. Bailey, *Zoroastrian Problems in the Ninth-Century Books(Oxford University Press*, 1971), 67.

[13] Motafram,*200 Short question and answer on Zoroastrianism*, .61.

[14] صدیقی، اسلام اور مذاہب عالم، تقابلی مطالعہ، ص 41

[15] Motafram, *200Short question and answer on Zoroastrianism*, 54-

[16] ڈر مسٹیٹر ادیان کے معروف سکالر ہیں، بہت سے کتابوں کے مصنف اور زرتشت کے مشہور ناقد، اوستہ وویندیداد کے فسر ہیں

[17]The Zand Avesta:Vandidad, (Trans. James Dermastater. Ed. Max Muller) (New York: The Christian literary society, 1898), .Part.1, xxii.
[18]Palsetia, Jess. S., *The Parses of India, Preservation of Identity in Mumbai City* (Leiden: J B Brill publishers, 2001), 338.
[19]ڈاکٹر مان جی ڈھلہ: Higher Priest of Parsies (HPP). نامی انجمن کے صدر رہے اسکے مرکزی دفاتر انڈیا و کراچی میں رہے ہیں۔وہ زرتشتیوں کے نامور سکالر اور کئی کتب کے مصنف بھی ہیں۔
[20]Dhallah, Mān Jee, *History of Zoroastrianism* (London: Oxford University Press, 1938), 68.
[21]Joseph .H Peterson (ed.), *Yasna: Sacred Liturgy and Gathas/Hymns of Zarathustra*. (Trans, L. H. Mills), Chapter.44.3;http//avesta.org/yasna/yasna.htm/retrieved; 18/3/18
[22]Ibid.Chapter.28:6.
[23]ڈاکٹر جارج فٹ مور،ہاورڈ یونیورسٹی میں ہسٹری آف ریلیجن کے پروفیسر رہے ہیں اسکے علاوہ کئی اہم کتب کے مصنف بھی ہیں
[24]Moor.G. foot. History of Religions (N Y: Scribner's son, 1922), 364.
[25]Yasna: Sacred Liturgy and Gathas/Hymns of Zarathustra. Chapter.44:3.
[26]Eastburn, Gerardo. The Esoteric codex; https://books.google.com.pk/books?id=NqJs/19/3/18
[27]Motafram, *200Short question and answer on Zoroastrianism*, 89.
[28]Doshabha, Frāmjī , History of Parsis(London : MacMillan ،1884), :179.
[29]*The Zend Avesta(The Vendidad),* Part I,p.93.
[30]https://www.britannica.com/biography/Zoroaster-Iranian-prophet/; 20/3/18.
[31] Parvin Nasiruddin ,Rastakhiz; http://www.iranicaonline.org/articles/rastakhiz.feb.4,2011/21/3/18.
[32] http://www.iranicaonline.org/articles/frasokrti.jan,31, 2012/ 21/3/18.
[33]Guity , Nashat, *Women in Iran from the Rise of Islam to 1800* AD (Chicago: University of Illinois Press, 2003), 31, 32.
[34]http://www.iranicaonline.org/articles/marriage-next-of-kin/; 22/3/18.
[35]النسا24:4
[36]http://www.almawrid.org/index.php/articles_urdu/view/qanoon/15/5/18
[37] مالک ابن انس،مؤطا امام مالک ،مکتبہ الحدیث،اٹک،2009ء،رقم الحدیث1291
[38]Durant, will, *The story of civilization, Our Oriental Heritage* (New York: Simon and Schuster, 1942), Part: 1: 366.
[39]الانبیا21:22
[40]القشیری،مسلم بن الحجاج،صحیح مسلم،باب معنی کل مولود یولد علی الفطرۃ،1(219/)،احیاء التراث ،بیروت،رقم2658